سامی ادیان میں حرمتِ جادو کا تحقیقی اور تقابلی جائزہ

An Exploratory and Comparative Analysis of the Prohibition of Magic in Semitic Religions

Najma Iqbal

Doctoral Candidate, Islamic Studies, University of Gujrat

Dr. Shoaib Arif

Lecturer, Department, Islamic Studies, University of Gujrat

Abstract

The concept of magic is found in almost every society of the world and in every language, and people of every society have participated in its editing and development in different times, so there is literature available on magic in all famous languages. In this article we will study the prohibition of magic, in the Holy Quran and Bible. Magic has been forbidden since the dawn of mankind, and it has been deprecated. As is evident from verses of Holy Quran.

Keywords: Magic, Prohibition, Review, Semitic Religions

تمہید

عربی میں جادو کے لیے "سحر" اور انگلش میں "magic" کا لفظ بولا جاتا ہے۔ سحر کا مادہ اشتقاق س۔ح۔ر ہے اور حرفی اعتبار سے یہ سحر یسحر سحرا سے مشتق ہے۔ اسکا معنی جادو کرنا ہے۔ اس سے اسم فاعل "ساحر" آتا ہے جسکا معنی "جادو کرنا" ہے۔ علامہ ازہری کے نزدیک سحر دراصل کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کا نام ہے[1] صاحب محیط المحیط نے لکھا ہے کہ: سحر یہ ہے کہ کسی چیز کو خوبصورت بنا کر پیش کیا جائے تا کہ لوگ حیران ہو جائیں[2] المعجم الوسیط میں ہے کہ: "سحر وہ ہوتا ہے جس کی بنیاد لطیف اور انتہائی باریک ہو۔[3] جادو، جنات کا موضوع سرزمین پاک وہند میں ہمیشہ سے عوام وخواص کی دلچسپی اور توجہ کا موضوع رہا ہے۔ جادو کرنا اور رکالے علم کے ذریعے جنات کا تعاون حاصل کر کے لوگوں کو تکالیف پہنچانا شریعتِ اسلامیہ کی رو سے محض کبیرہ گناہ ہی نہیں بلکہ ایسا مذموم فعل ہے جو انسان کو دائرۂ اسلام سے ہی خارج کر دیتا ہے اور اسے واجب القتل بنا دیتا ہے۔ خداوند نے جادو منتر شگون نکلوانے جنات کے یاروں اور جادوگروں کے پاس جانے سے منع کیا ہے۔ جیسا کہ کتاب مقدس میں لکھا ہے کہ۔ اب جسم کے کام تو ظاہر ہیں یعنی حرام کاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بت پرستی

،جادو گری، عداوتیں، جھگڑا، حسد، غصہ، تفرقے جدائیاں ، بدعتیں، بغض، نشہ بازی، ناچ رنگ اور ان کی مانند۔ ان کی بابت تمھیں پہلے سے کہہ دیتا ہوں جیسا کہ پیشتر جتا چکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے ۔[4]اس عبارت کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ دیگر بائبل میں بھی جادو کو دیگر جرائم کی طرح سمجھا گیا ہے۔اور اس کے متعلق وہی احکامات صادر فرمائے گئے ہیں۔جو کہ جرائم کے لیے ہوتے ہیں۔آج کل بھی بہت سے لوگ پیروں فقیروں کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ ہاتھوں کی لکیروں کو پڑھنا آج کا ستارہ کیا کہتا ہے ؟اور شگون نکلوانا۔تورات کے احکامات کو لوگوں نے پشت ڈال دیا ہے حالانکہ ان باتوں سے صاف صاف منع کیا گیا ہے۔ بائبل جادو گروں کے بارے میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ حزقی ایل میں ہے کہاور اے آدم زاد تو اپنی قوم کی بیٹیوں کی طرف جو اپنے دل سے بات بنا کر نبوت کرتی ہیں متوجہ ہو کر ان کے خلاف نبوت کر اور کہہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ افسوس تم پر جو سب کہنیوں و نیچے کی گدی سیتی ہو اور ہر ایک قد کے موافق سر کے لئے برقعہ بناتی ہو کہ جانوں کا شکار کرو! کیا تم میرے لوگوں کی جانوں کا شکار کرو گی؟ اور اپنی جان بچاؤ گی ؟[5] جادو گر انسانوں کو ایذا دینے کے لیے ان کا پرندوں کی مانند شکار کرتے ہیں۔ انھیں اس برے فعل سے ڈرایا گیا ہے۔ جیسا کہ کتاب مقدس میں بیان کیا گیا ہے۔کہ خداوند فرماتا ہے کہ دیکھو میں تمہاری گدیوں کا دشمن ہوں جن سے تم جانوں کو پرندوں کی مانند شکار کرتی ہو اور میں ان کو تمہاری کہنیوں کے نیچے سے پھاڑ ڈالوں گا اور ان جانوں کو جن کو تم پرندوں کی مانند شکار کرتی ہوں آزاد کر دوں گا۔اور میں تمہارے برقعوں کو بھی پھاڑوں گا اور اپنے لوگوں کو تمہارے ہاتھ سے چھڑاوں گا اور پھر کبھی تمہارا بس نہ چلے گا کہ ان کو شکار کرو اور تم جانو گی کہ میں خداوند خدا ہوں۔[6] انگلش بائبل میں گیبوں کے لیے چارم کا لفظ لکھا گیا ہے عبرانی زبان میں کیستیوت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو کہ عبرانی پرانے عہد نامے صرف حزقی ایل باب 18 آیت نمبر ۱۳ اور 20 میں استعمال ہوا ہے یہ تعویذ نما ہیں جو کہ خاص اس لیے سیئے جاتے تھے کہ بدروحوں اور شیطانی چیزوں سے بچائے ۔اردو میں جادو کو طلسم بھی کہا جاتا ہے بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ تعویذ کا استعمال یہودیت سے شروع ہوا ان لوگوں کے لئے تفیلین بھی وہ تعویذ ہے جس کے استعمال سے یشوعا منع کیا ہے۔وہ بڑے بڑے تعویذ بناتے۔ جیسا کہ بائبل میں اس طرح آیا ہے کہوہ اپنے کام لوگوں کو دکھانے کو کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے تعویذ بڑے بناتے اور اپنی پوشاک کے کنارے چوڑے رکھتے ہیں۔[7] پوشاک کے کنارے چوڑے رکھنے سے مراد ہے کہ نمود و نمائش سے منع کیا گیا ہے جادو ٹونے پر یا پھر اس قسم کی باتوں پر ایمان رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنا ایمان خداوند پر نہیں بلکہ ان بلاؤں پر ہے جو خدا نہیں ۔ اور ان کو خدا کے منصب پر فائز کر دیا جاتا ہے۔اور ان کا ڈر دلوں میں اسی طرح پیدا کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ خدا کا ڈر ہونا چاہیے۔ جادو خداوند کے قہر کا باعث بنتا ہے۔ جیسا کہ بائبل مقدس میں ہے کہ اور انہوں نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو آگ میں چلوایا اور فال گیری اور جادو گری سے کام لیا اور اپنے آپ کو بیچ ڈالا تاکہ خداوند کی نظر میں بدی کرکے اسے غصہ دلائیں۔[8]

اہل ایمان کا اقرار

بت پرستی اور جادو کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ غیر اقوام لوگوں کے مذہب میں جادو ایک اہم حصہ رکھتا تھا جب بنی اسرائیل کا ان قوموں سے پالا پڑا تو کی بری باتیں جو ان کے مذہب اور جادو سے تعلق رکھتی تھیں ان کے محسوس کئے بغیر چپکے سے ان کی زندگی میں سرایت کر گئیں۔ جیسا کہ استثنا میں ہے کہ۔ تجھ میں ہرگز کوئی ایسا نہ ہو جو اپنے بیٹے یا بیٹی کو آگ میں چلوائے جائے یا فالگیر یا شگون نکالنے والا یا افسوں گر یا جادوگر یا منتری یا جنات کا آشنا یا رمال یا ساحر ہو۔[9] خدا کے نزدیک یہ سب کام مکروہات میں آتے ہیں سو ان سے اجتناب کرنا چاہیے اور خداوند پر کامل بھروسہ رکھنا چاہئے جیسا کہ کتاب مقدس میں ہے کیونکہ وہ سب جو ایسے کام کرتے ہی خداوند کے نزدیک مکروہ ہیں اور انہی مکروہات کے سبب سے خداوند تیرا خدا ان کو تیرے سامنے سے نکالنے پر ہے تو خداوند اپنے خدا کے حضور کامل رہنا۔[10] خداوند جادوگروں کو بڑی سختی سے لیتا ہے اور انکی سزا تجویز کرتا ہے ساؤل بادشاہ نے انھیں ملک بدر کر دیا تھا۔ جیسا کہ کتاب مقدس کے بیان سے واضح ہے کہاور سموئیل مر چکا تھا اور سب اسراءیلوں نے اس پر نوحہ کر کے اس اس کے شہر رامہ میں دفن کیا تھا اور ساؤل نے جنات کے یاروں اور افسوں گروں کو ملک سے خارج کر دیا تھا۔[11] انبیاء اکرام بھی اس برے فعل کے مخالف ہوتے ہیں حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو ان کی تقلید سے منع فرمایا ہے۔ اور اگر کوئی شخص جادوگروں اور فال گیروں کے پاس جائے تاکہ ان کی پیروی، میں بدکاری کرے میں اسکا مخالف ہوں گا اور اسے اسکی قوم سے خارج کر دوں گا۔[12]

حرمت جادو اور قرآن مجید

جادو کرنا نہایت سنگین جرم ہے اس طرح جادوگروں کی باتوں پر یقین کرنا انتہائی خطرناک گناہ ہے۔ قرآن مجید میں بھی جادو کی حرمت کو جابجا بیان کیا گیا ہے قرآنی آیات سے یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ جادو ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے جادوگر کسی قدر انسانوں کو نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے اور جادوگر کا یہ نفع پہنچانا اللہ تعالی کے اذن کے ساتھ مشروط ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: واتبعو ما تتلوا الشياطين على ملك سليمان[13] لوگ سلیمان علیہ السلام کی باتوں کو چھوڑ کر ان کی باتوں کے پیچھے چل پڑے جو سلیمان علیہ السلام کے دور حکومت میں پڑھی جاتی تھی جو جادو سیکھا سکھایا جاتا تھا یہ اس جادو کے پیچھے لگ گئے۔ وما كفر سليمان ولكن الشياطين كفروا[14] سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا جادو سیکھنا جادو سکھانا جادو کرنا جادو کرانا کفر ہے اللہ تعالی نے اس کو کفر قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے بارے میں لوگ آج کے دور میں ہمارے اس دور میں یہ عقیدہ اور نظریہ رکھتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام جادوگروں کے بڑے ہیں۔ حالانکہ ایسی بات نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وه ما كفر سليمان[15] سلیمان علیہ السلام نے ایسا کوئی کفر نہیں کیا۔ و لكن الشياطين كفروا[16] لیکن شیطانوں نے کفر کیا۔ وہ کفر کیا تھا؟ يعلمون الناس السحر[17] لوگوں کو جادو سکھاتے تھے پھر لوگوں کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ اللہ تعالی نے جادو نازل کیا ہے جادو اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ ہے اللہ نے اس کی نفی بھی فرمادی ارشاد باری تعالیٰ ہے: و ما انزل على الملكين ببابل هاروت و ماروت[18] بابل شہر میں ہاروت اور ماروت پر کچھ بھی نازل نہیں کیا گیا شیاطین کفر کرتے تھے سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا یہ شیاطین لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وما یعلمان من احد حتی یقولا ان دونوں فرشتوں

ہاروت اور ماروت کو جادو آتا تھا شیاطین نے ان سے جادو سیکھا لوگ ان فرشتوں سے جادو سیکھنے لگ گئے اور لوگ جاتے ان کے پاس جادو سیکھنے کے لئے تو وہ کہتے تھے۔ انما نحن فتنۃ[19] ہم تو مبتلائے آزمائش ہو چکے ہیں، فلا تکفر[20] تو کفر نہ کر لیکن اس سب کے باوجود، تنبیہ، نصیحت اور وعید کے باوجود فیتعلمون منهما ما یفرقون ب بین المرء و زوجه[21] وہ ان دونوں سے کچھ ایسا کلام ایسا جادو سیکھتے کہ جس کے ذریعے وہ آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی پیدا کر دیتے اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ و لقد علموا لمن اشترا ما له فی الآخرة من خلاق[22] ان کو پتہ تھا کہ جو بھی یہ جادو سیکھے گا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں یعنی آخرت میں اس کے لیے نقصان ہی نقصان عذاب ہی عذاب ہے اور وہ ان سے ایسا کچھ سیکھتے کہ ما یضر هم ولا ینفهم[23] جو انکو نقصان دیتا تھا نہیں پہنچاتا تھا .و لبس ما شرو به انفسهم لو کانو یعلمون[24] کاش کے وہ ہوش کے ناخن لیتے وہ سمجھ لیتے کہ جس چیز کے بدلے وہ بیچ رہے ہیں اپنی زندگی کو اور اپنی آخرت کو داؤ پر لگا رہے ہیں وہ چیز بہت بری ہے کا معنی لفظ جادو کا معنی "سحر" بولا ہے جادو کے وجود کو ثابت کیا ہے کہ جادو کا وجود ہے لفظ سحر اس آیت سے ایک تو یہ پتہ چلا کہ جادو کوئی چیز ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ سحر سیکھتے اور سکھاتے ہیں اور جادو تھی کیا چیز؟ آج کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ جادو شعبدہ بازی ہے اللہ تعالی نے اس کی وضاحت کر دی کہ جادو ایسی چیز تھی کہ مایفرقون به بین المرء و زوجه[25] جس کے ذریعے وہ آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی پیدا کر دیتا ہے۔

جادو کچھ ایسی چیز ہے کہ جسکی بنا پر آدمی اور اسکی بیوی کے درمیان جدائی پیدا ہو جاتی ہے۔ آدمی کا دماغ خراب ہو جاتا ہے وہ بیوی کو طلاق دے بیٹھتا ہے یا بیوی خاوند سے لڑنا شروع کر دیتی ہے ان کے حالات بگڑ جاتے ہیں جادو کوئی ایسی چیز ہے جس کے ذریعے وہ لوگ آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی اور تفریق ڈال دیتے تھے تو اللہ تعالی کے اس بیان اور وضاحت سے یہ بھی پتہ چل گیا کہ جادو شعبدہ بازی نہیں میاں بیوی اکھٹے مل کر جائیں دونوں شعبدہ بازی دیکھنے کے لئے تو پھر کیا شعبدہ دیکھ کر وہ آپس میں لڑنے لگیں گے؟ یقینا ایسا نہیں ہے جادو کوئی ایسی چیز ہے جس کے ذریعے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے دماغ خراب ہو جاتا ہے یہ جادو کی حقیقت اللہ سبحانہ و تعالی نے قرآن مجید فرقان حمید میں بیان فرمادی ہے اب جادوگر جادو کرنے کے لیے کیا کرتا ہے۔ اسکی وضاحت اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے:و انه کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوهم رهقا[26] انسانوں میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو جنوں کو کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی پناہ میں لے لو وہ تو جنات انہیں اور زیادہ گمراہ کرتے ہیں یہ انداز اور طریقہ کار ہوتا ہے اپناتے ہیں گمراہی کے اندر مبتلا ہوتے ہیں پھر اسی طرح تعالیٰ فرماتے ہیں:ربنا استمتع بعضنا ببعض[27] کہ یا اللہ ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا، انسان جنوں سے اور جن انسانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں یہ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ سبحانہ و تعالی نے بیان کیا ہے کہ جادو کے زور پر اور جادو کے ذریعے وہ ایسا کچھ کرتے ہیں اللہ تعالی نے یہ کہا ہے کہ:ان عبادی لیس لک علیهم سلطن[28] جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا سلطان نہیں سلطان کہتے ہیں حکومت کو، سلطنت کو، پورا کنٹرول ہونا ہے تو یہ کام نہیں ہو سکتا ہاں شیطان کی طرف سے تھوڑا سا اثر بندوں پر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں کہا ہے دونوں باتوں میں فرق ہے ایک ہے تھوڑا سا اثر ہونا

اور ایک ہے پورے کا پورا شیطان کے نرغے میں آجانا۔ دونوں باتوں میں فرق ہے اگر ان دونوں باتوں کا فرق سمجھ آجائے تو پتہ چل جاتا ہے کہ ان دونوں باتوں میں اختلاف نہیں ہے نہ اللہ کے قرآن کی آیات میں اور نہ قرآن و حدیث میں کیوں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو میرے بندے ہیں۔ اذ مسھم طف من الشیطن تذکرو[29] جب شیطان کی طرف سے ان کو کچھ بہلاوا، پھسلاوا ہوتا ہے شیطان کی طرف سے کوئی تھوڑا بہت اثر ہو جاتا ہے تو وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ فاذھم مبصرون [30] اللہ تعالیٰ انھیں صاحب بصیرت بنا دیتا ہے۔ وہ شیطان کے نرغے سے نکل آتے ہیں یعنی ان پر شیطان کا تھوڑا بہت اثر ہو جاتا ہے اللہ کے بندے وہ ہیں کہ جب شیطان کا اثر ہو جائے تو فوراً نصیحت پکڑتے ہیں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خطاب کر کے فرمایا ہے: و از رایت الذی یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنھم[31] جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں آپ ان سے اعتراض کیجئے۔ و اما ینسینک الشیطن۔ یہ قرآن ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے لہٰذا ختم، اب وہ اس آیت کا کیا کریں گے؟ یہاں بھی کچھ سوچ سمجھ لیں زرا۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ: و اما ینسینک الشیطن۔ اگر تجھے شیطان بھلا دے۔ فلا تقعد بعد اذکریٰ[32] تو یاد آجانے کے بعد اس ظالم کے پاس آپ نے نہیں بیٹھنا تو معلوم ہوا کہ شیطان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا سکتا ہے تو لبید بن اعصم یہودی نے جو جادو کیا تھا کہ آپ کام کر لیتے بھول جاتے کہ میں نے یہ کام نہیں کیا ہوا اور آپ بھول جاتے کہ شاید یہ کام میں نے کر لیا ہے۔ تو یہ بات تو اللہ نے قرآن میں کہہ دی ہے: و اما ینسینک الشیطن[33] سے دو باتیں ثابت ہو گئیں نمبر 1۔ شیطان نبی کریم ﷺ کو بھلوا سکتا ہے۔ نمبر ۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھول سکتے ہیں۔ دونوں باتیں قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہو رہی ہیں لہٰذا عباد اللہ پر، انبیاء اکرام پر، اہل ایمان و تقویٰ پر شیطان کا تھوڑا بہت اثر ہو جانا قرآن مجید فرقان حدیث سے ثابت ہے اور جادو بھی شیطانی عمل ہے تو جادو کا بھی تھوڑا سا اثر ہو جانا قرآن مجید سے ثابت ہے کہ عباد اللہ پر انبیائے کرام صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ اثر ہو سکتا ہے تو دیگر اہل ایمان پر کیوں نہیں؟ پھر جادو کا یہ اثر اہل ایمان پر اس انداز میں نہیں ہوتا جس طرح اہل کفر پر ہوتا ہے ان کے اوپر تو شیطان کا پورے کا پورا بس اور داؤ چل جاتا ہے اور وہ سنبھل ہی نہیں پاتے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے صفت بیان کی ہے کہ۔ از مسھم طائف من الشیطن تزکرو[34] شیطان کی طرف سے جب بھی کبھی انکو چوکا لگتا ہے تو وہ فوراً نصیحت حاصل کر لیتے ہیں کہ ہم سے کوئی غلطی ہو گئی ہے کوئی ورد وظیفہ رہ گیا ہے کوئی سستی کوتاہی ہو گی ہے، پھر وہ صاحب بصیرت بن جاتے ہیں شیطان کا وار خالی چلا جاتا ہے یہی وظیفہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔ سعودیہ کے ایک عالم ہیں انہوں نے کتاب لکھی ہے اس جادو اور جنات کے حوالے سے وہ کہتے ہیں میں ایک بچی پر دم کر رہا تھا اس کے اندر شیطان اور جن تھا وہ بولنے لگا خیر بحث و تکرار ہوئی، اس نے کہا میں اس سے نکل کر تمہارے اندر داخل ہوتا ہوں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے، آجاؤ ہمت ہے تو آجاؤ۔ بچی کو تھوڑی دیر سکون رہا پھر بچی تڑپنے لگی پھر اسکا بلوایا تو کہنے لگا کہ چونکہ آپ نے صبح کے وقت یہی وظیفہ کیا ہے لہذا میں آپ کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی سچائی بھی محقق ہو گی، ثابت ہو گئی کہ جو شخص صبح سو بار یہ پڑھ لے وہ جنوں اور شیطانوں سے محفوظ رہتا ہے۔

حرمت جادو حدیث کی روشنی میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

قال النبی ﷺ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ۔ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔ (صحیح البخاری)[35]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچ جاؤ، صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ سات کام کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو بغیر حق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر لینا اور پاک دامن مومنہ اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اسے ہلاک کر دینے والے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے اور یہ حدیث یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے۔ محض خام خیالی نہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ لیا پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا اتنا اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہو گا۔[36] اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو سیکھنے کا ایک راستہ بتایا ہے کہ مسلمان اس راستے سے بچ سکیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقی علم ہے جسے باقاعدہ طور پر حاصل کیا جاتا ہے اور یہی بات اللہ تعالی کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرٔ و زوجه[37] پھر وہ ان دونوں سے اس چیز کا علم حاصل کرتے ہیں جس سے وہ خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی دیتے ہیں۔ مذکورہ حدیث اور آیت دونوں جادو کا علم حاصل کرنے کی مذمت کے ضمن میں آئی ہیں، جس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جادو دوسرے علوم کی طرح ایک علم ہے اور اس کے چند اصول ہیں جن پر اس کی بنیاد ہے۔ عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا اس کے لئے فال نکالی گئی، اور جس نے غیب کو جاننے کا دعویٰ کیا یا وہ غیب کو جاننے کا دعویٰ کرنے والے کے پاس گیا اور جس نے جادو کیا یا اس کے لئے جادو کیا گیا۔[38] اور جو شخص نجومی کے پاس آیا اور وہ جو کچھ کہتا ہے اس نے اس کی تصدیق کر دی تو اس نے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے کفر کیا[39] اور اس حدیث میں آپ ﷺ نے جادوگر کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ کسی ایسی چیز سے ہی منع کرتا ہے۔ جو حقیقتاً موجود ہو۔۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہو گا شراب پینے والا، جادو پر یقین رکھنے والا، قطع رحمی کرنے والا۔[40] اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ عقیدہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ جادو بذات خود اثر انداز ہوتا ہے۔ سو ہر مومن کو یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ جادو یا کوئی اور چیز سوائے اللہ کی مرضی کے کچھ نہیں کر سکتی۔ فرمان الٰہیٰ ہے: وما هم بضارين به من احد الا باذن الله[41] اور وہ جادو گر کسی کو جادو کے ذریعے نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ اللہ کا حکم ہو

۔حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ۔ جو شخص علم غیب کا دعویٰ کرنے والے کے پاس یا جادو گر کے پاس یا نجومی کے پاس آیا اور اس نے کچھ پوچھا پھر اس نے جو کچھ کہا اس نے اس کی تصدیق کر دی تو اس نے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے کفر کیا۔[42]

خلاصۂ بحث

عہد نامہ قدیم واضح طور پر اسرائیل کے خدا کی اطاعت کے علاوہ ہر طرح کے روحانیت کی مذمت کرتا ہے یہاں تک کہ بہت سارے معاملات میں اس سے ہر ایک کے لئے سزائے موت کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی ہے جو جادو گرنی میڈیم یا روح پرست ہے اسے موت کے گھاٹ اتارانا چاہیے انھیں پتھروں سے مارنا چاہیے۔ جیسا کہ کتاب مقدس حکم دیتی ہے کہ تم میں سے ایک مرد یا عورت جو درمیانی یا روح پرست ہے اسے موت کے گھاٹ اتارنا چاہیے۔ تم ان پر پتھراؤ کرو ان کا خون ان ہی کے سر ہو گا۔[43] بائبل واضح الفاظ میں تنبیہ کرتی ہے کہ جادو گروں کے پاس نہیں جانا چاہیے اور شیطانوں کی تلاش نہیں کرنی چاہیے اس سے تم ناپاک ہو جاؤ گے۔ جیسے کے احبار میں مذکور ہے کہ جو جنات کے یار ہیں اور جو جادو گر ہیں تم ان کے پاس نہ جانا اور نہ ہی ان کے طالب ہونا کہ وہ تم کو نجس بنا دیں۔ میں خداوند تمھارا خدا ہوں۔[44]

References

[1]Muhammad Ibn al-Azhrī, *Tahzīb al-Lughah*, 4:29.
[2]Batras al-Bastanī, *Mohīṭ al-Mohīṭ*, 299.
[3]Ibn Sarūr Muhammad Awais ‘Alavī, *Al-Mu‘ajam al-Wasīṭ*, 1:419.
[4]Galatians:Ninth New Testatment, 5:19-20-21.
[5]Ezekiel:Old Testatment, 13:17-18.
[6]Ezekiel, 13:20-21.
[7]Mattew:New Testatment, 5:23.
[8]Hebrew Bible,"Kings 2:Old Testatment", 17:17.
[9]Towrah,"Deuteronomy:Old Testatment", 18:10-11-12.
[10]Deuteronomy, 18:12-13.
[11]Hebrew Bible,"Samuel1:Old Testatment", 28:3.
[12]Leviticus, 20:6.
[13]Al-Baqarah 2:102.
[14]Al-Baqarah 2:102.
[15]Al-Baqarah 2:102.
[16]Al-Baqarah 2:102.
[17]Al-Baqarah 2:102.
[18]Al-Baqarah 2:102.
[19]Al-Baqarah 2:102.
[20]Al-Baqarah 2:102.
[21]Al-Baqarah 2:102.
[22] Al-Baqarah 2:102.
[23]Al-Baqarah 2:102.
[24]Al-Baqarah 2:102.
[25]Al-Baqarah 2:102.
[26]Al-Jinn 72:6.
[27]Al-An‘ām 6:128.

[28]Al-Hijr 15:42.
[29]Al-A'rāf 7:201.
[30]Al-A'rāf 7:201.
[31]Al-An'ām 6:68.
[32]Al-An'ām 6:68.
[33]Al-A'rāf 7:200.
[34]Al-A'rāf 7:201.
[35]Muhammad Ibn Ismā'īl al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth no: 2766.
[36]Abu Daowd al-Sijistānī, *Sunan Ibn Daowd,* Ḥadīth no: 3305.
[37]Al-Baqarah 2:102.
[38]Jalal al-Dīn Siyotī, *Al-Jāmi' al-Saghīr*, Ḥadīth no: 5311.
[39]Siyotī, *Al-Jāmi' al-Saghīr*, Ḥadīth no: 5311.
[40]Ahmad Ibn Hanbal, Musnad-e-Ahmad, Ḥadīth no: 19569.
[41]Al-Baqarah 2:102.
[42]Sijistānī, *Sunan Ibn Daowd,* Ḥadīth no: 3305.
[43]Vulgate Bible,"Leviticus:Old Testatment", 20:27.
[44]Leviticus, 19:31.